تو مکمل ہوگئی، انگریز کو خائب وخاسر ہوکر نکلنا پڑا اور برصغیر کی آزادی کے نتیجہ میں جیسا کہ ہمارے انقلابی اکابر کا اندازہ تھا سارے ایشیا میں برٹش سامراج کا جنازہ اٹھنے لگ گیا، مگر یہ تو حصولِ مقصد کا ایک ذریعہ تھا ہمہ گیر انقلاب کیلئے پہلے دشمن کو نکالنا ضروری ہوتا ہے۔ پھر مقاصد کیطرف پیش رفت ہوتی ہے۔ انگریز تو نکل گیا، مگر بدقسمتی سے مغرب کی جگہ مغربیت نے لے لی اور اب مغربیت کا عفریت مسلمانوں کی تہذیبی، معاشرتی، تمدنی، ثقافتی قدروں کو بری طرح روندنے لگا۔ (جاری ہے)

دل شق ہوا جارہا ہے کہ جنرل محمد ضیاالحق صاحب چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے ایک تقریب میں یہ کیسے کہہ دیا کہ ـــ آرٹ کسی بھی قسم کا ہو خواہ مصوری ہو موسیقی ہو یا مجسمہ سازی اس کی تعریف و توصیف کرنا عین اسلام ہے ـــ اخباری بیانات کے مطابق اس موقع پر جنرل صاحب موصوف نے عورتوں کو چاردیواری میں مقید رکھنے کو بھی قومی نقصان قرار دیا۔ ہمیں یقین نہیں آتا کہ جس شخص سے ملتِ مسلمہ نے اسلامی نظام برپا کرنے کی امیدیں وابستہ کی ہیں اور جو اٹھتے بیٹھتے اسلامی نظام کی ضرورت و اہمیت کا اعتراف بھی کر رہے ہوں ـــ یہ الفاظ ان کے ہوسکتے ہیں۔؟ اگر خدانخواستہ ایسا ہے تو آسمان پھٹ کیوں نہیں گیا اور زمین شق کیوں نہ ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم خدائے رب العالمین کی مسئولیت اور احتساب کے مقابلہ میں کسی بھی مخلوق سے رو رعایت کے مجاز نہیں ہیں اس لئے نہایت درد سے کہتے ہیں کہ یا اللہ ہم ان خیالات سے بری ہیں اور اعلان کرتے ہیں۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کے واضح قطعی اور منصوص احکام کی بناء پر تصویر سازی، موسیقی اور مجسمہ سازی قطعی حرام ہیں۔ اور نہ اسلام عورت کی بے پردگی کا قائل ہے، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جنرل صاحب کو ان مجاہدین کے نقشِ قدم پر چلائے جنہوں نے بت فروشی کی بجائے بت شکنی کو اپنا شعار بنالیا تھا۔

جنرل صاحب موصوف کے بارہ میں ہمیں سوءظن نہیں اگر یہ خیالات ان کے ہیں تو غلط فہمی پر مبنی اور فوری اصلاح کے طالب ہیں۔ اللہ تعالیٰ جنرل صاحب موصوف کو فوری تنبیہہ اور توبہ کی توفیق دے کہ اس پرفتن اور نازک دور میں اسی میں ہمارا ان کا اور پورے ملک کا فائدہ ہے۔ ہم جنرل صاحب سے منسوب ان خیالات پر تفصیلی اظہارِ خیال کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

سمیع الحق

یکم جمادی الاول ۱۳۹۸ھ